محمد عمر فاروق

پی ٹی وی کی دیدہ دلیریاں

پاکستان ٹیلی ویژن کے ناظرین نے روز نامہ "اوصاف" کی وساطت سے پی ٹی وی کے ڈراموں اور مختلف پروگراموں میں بیہودگی و بے حیائی کے بڑھتے ہوئے عنصر پر شدید احتجاج کیا ہے "اوصاف" کے نمائندہ خصوصی کے مطابق ناظرین کی بڑی تعداد نے پی ٹی وی پر چلنے والے ڈراموں اور پروگراموں میں پہنے جانے والے لباس اور بولے جانے والے ڈائیلاگ کو پاکستانی ثقافت و اقدار کے منافی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ غیر ملکی چینلز کی دیکھا دیکھی پی ٹی وی بھی پٹڑی سے اتر گیا ہے۔ بالخصوص پی ٹی وی ورلڈ پر دکھائے جانے والے پروگرام کسی مغربی چینل کے تیار کردہ پروگرام دکھائی دیتے ہیں ناظرین نے مطالبہ کیا ہے کہ پی ٹی وی ایسے پروگرام پیش نہ کرے جو فیملی کے ساتھ بیٹھ کر دیکھے نہ جا سکیں جب کہ ناظرین کی ان شکایات کے جواب میں پی ٹی وی کے ایم ڈی یوسف بیگ مرزا کا کہنا ہے کہ پی ٹی وی کے پروگرام ہماری ثقافت کے آئینہ دار ہیں کوئی بھی پروگرام پیش کرنے سے پہلے سنسر کے عمل سے گزرتا ہے یہی وجہ ہے کہ کیبل نیٹ ورک پر چینلز کی بھرمار کے باوجود پی ٹی وی کے ناظرین میں ان کی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

اگر پی ٹی وی کے پروگراموں پر اعتراضات کو صرف انتہا پسند، بنیاد پرست اور کنزرویٹو یا قدامت پرست حلقوں کی لایعنی تنقید اور خواہ مخواہ کی حرف گیری سے تعبیر کیا جائے تو عقدہ کشائی یوں ہوتی ہے کہ ایسے مذکورہ مکتبۂ فکر کے کارکن اپنے گھروں میں ٹی وی رکھنا ہی بوجوہ گناہ خیال کرتے ہیں چہ جائے کہ وہ پروگرام دیکھیں اور ان پر رائے زنی کریں اس لیے ان تمام ناظرین کو جو پی ٹی وی کی بیباکیوں پر شکایات کناں ہیں، انہیں کٹھ ملا، بسم اللہ کے گنبد اور قل اعوذیے سمجھنا بہت بڑی زیادتی ہے اور یہ حقائق کا سامنا نہ کر سکنے کی بین علامت ہے سیدھی سی بات ہے کہ ہر معاشرہ اپنی اقدار، روایات اصول وضابطے رکھتا ہے پاکستان اسلامی ملک ہے تو پاکستانی معاشرہ بھی اسلامی معاشرہ کہلائے گا پاکستان کو الگ وطن بنانے کی ضرورت اسی وجہ سے ناگزیر سمجھی گئی تھی کہ مسلمان ہندو تہذیب و تمدن، ہندووانہ نظریات و عقائد اور ان کی روایات و اقدار سے الگ منفرد شناخت و امتیازی خصوصیات سے مزین اسلامی معاشرہ چاہتے تھے ایسا معاشرہ جس پر غیر مسلموں کی تہذیب و ثقافت کی چھاپ نہ ہو ایسے معاشرہ کا وجود علیحدہ، آزاد اور خود مختار ملک میں ہی ممکن ہو سکتا تھا اس لیے پاکستان کو معرض وجود میں لایا گیا اب جب کہ عوام آزاد مملکت میں اسلامی معاشرے کے ارکان کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں تو ایسی ہر بات جو اسلامی تہذیب و اقدام سے ٹکرائے گی، اس پر احتجاج ہونا لازمی امر ہے اپنے ناظرین کی شکایات پر توجہ دے کر اصلاح احوال کی بجائے یہ اصرار کرنا کہ پاکستان ٹیلی ویژن کے تمام پروگرام پاکستانی ثقافت کے آئینہ دار ہیں، سراسر ہٹ دھرمی اور بے جا کی ضد ہے۔

جب ثقافت کے معنی ہی تہذیب اور طرز تمدن کے ہیں تو پھر غور کرنا چاہیے کہ پی ٹی وی کے ڈراموں اور پروگراموں میں جو ثقافت پیش کی جا رہی ہے اس کا تعلق واقع پاکستانی یعنی اسلامی ثقافت سے بھی ہے یا نہیں، مثلاً نوجوان بچوں اور بچیوں کا آزادانہ میل جول، فرمی سٹائل، گپ شپ اور ایسے اشارے و کنائے کہ جس کے بعد

مصافحے اور معانقے کی گنجائش ہی باقی نہ رہے، ڈسکو، کتھک اور ٹوئسٹ ڈانس اور پاپ میوزک کہ جوان جذبات بھڑک بھڑک اٹھیں لباسوں کی تراش خراش ایسی کہ پہننے کے باوجود جسم کا انگ انگ نظر آئے عشق و محبت تو ہر ڈرامے کا مرکزی خیال اور لازمی جزو ہے۔ گویا ماڈرن ایج میں سسی پنوں، ہیر رانجھا اور مرزا صاحباں کے کردار کو اپنانے کے طور طریقے اور نظری و عملی اسباق سکھائے جا رہے ہیں ذو معنی فحش جملے کے شرافت سر جھکا لے آدھے سے زیادہ مکالمہ انگریزی میں اور رہن سہن کا وہ معیار کہ عام اور متوسط طبقے کا فرد جس کا خواب ہی دیکھ سکتا ہے امارت کے وہ مناظر کہ غریب آدمی کے تصور ہی میں نہ سما سکیں آخر اس ثقافت میں کس معاشرہ کی نمائندگی کی جا رہی ہے کم از کم یہ پاکستانی اور اسلامی تہذیب و ثقافت ہرگز نہیں ہے ایسی ثقافت و تمدن کے دلدادہ پاکستان میں پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ہیں اور یہ ان لوگوں کی پسند ہے کہ جن کے بینک بیلنس اور اثاثے ملک سے باہر ہیں جن کی آخری منزل پاکستان نہیں یورپ ہے، امریکہ ہے جو پاکستان کے سرمائے کو بے دردی کے ساتھ باہر منتقل کر رہے ہیں اور اپنے بیرونی سرپرستوں کی ہدایات پر اب پاکستانیوں سے ان کی اسلامی پہچان اور شناخت چھین کر ہر پیر و جواں کو اس کی تہذیب و ثقافت سے بیگانہ کر دینا چاہتے ہیں اور اب تو ان کی یہ سازشیں بام عروج پر ہیں قوموں کو اسلحہ و بارود کے ذریعے مٹانے کے منصوبوں کی بجائے اب فکری و نظریاتی اپاہج پن سے بربادی کی تکنیک برتی جارہی ہے نوجوانوں کو ٹیلی ویژن کے ذریعے جس پر آسائش زندگی کے تصورات سے پاگل بنایا جارہا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ ایسے پرکشش سرابوں کا پیچھا کرتے کرتے تمام دینی، اخلاقی اور معاشرتی حدود کو عبور کرتا چلا جاتا ہے مگر اقدار و روایات کی تمام تر پامالیوں کے باوجود اسے مرادوں کی منزل نہیں ملتی اور وہ ذلت و نکبت کی پرہول وادیوں میں بھٹک بھٹک کر جان ہار دیتا ہے (بیرونی ممالک کی جانب نوجوانوں کا تیزی سے بڑھتا ہوا رجحان اس کا واضح ثبوت ہے) ایسے سیکڑوں واقعات ہمارے ارد گرد ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیں تاحال اپنی نسل نو کے اذہان و افکار کی اس بے راہ روی کے نتائج و عواقب کا صحیح ادراک نہیں ہو رہا۔ اور دشمنوں کی عیاری و چالاکی کے وار اپنے نشانوں پر کارگر ثابت ہوتے جا رہے ہیں۔

جہاد، خدمت خلق، اصلاح معاشرہ، تہذیب نفس، خلق و محبت، دین و معاشرت، اور قومی اقدار کی ترویج جیسے موضوعات کو نظر انداز کر کے محض عشق و محبت، بے ہنگم ناچ کود اور موسیقی اور معاشرتی رویوں سے بغاوت سے بھرے موضوعات پر مبنی ڈرامے اور پروگرام دھڑا دھڑ پیش کرتے چلے جانا، ملک و قوم کی خدمت نہیں بلکہ قوم و ملک سے دشمنی اور بے وفائی ہے نوجوان مستقبل کا سرمایہ ہیں ان کی قدر کیجئے اور ان کی تربیت و تہذیب پر خاطر خواہ توجہ دیجئے تو پھر کوئی دشمن پاکستان اور پاکستانی معاشرہ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے گا نوجوان ہی پاکستان کا اصل راس المال اور متاع عزیز ہیں انہیں جس قدر لادینی فکر و نظر کی مسموم فضاؤں اور بیرونی زہریلی تہذیب سے مامون و محفوظ رکھ کر دینی و قومی رنگ میں رنگا جائے گا اسی قدر یہ بے بہا اور انمول موتی اپنی چکا چوند اور اپنے رنگ و نور سے پاکستان اور عالم اسلام کے چہرے کو دنیا بھر میں جگمگائیں گے اور دشمنوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیں گے۔

پی ٹی وی کے ارباب اختیار کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں ناظرین پی ٹی وی کو سالانہ فیس ادا کرتے ہیں ان کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا حکام کی ذمہ داری ہے جب اکثریت اپنی تہذیب و ثقافت کے منافی پروگرام روکنے